رجب وشعبان اور کتاب وسنت سے انحراف

تحریر: کنور شکیل احمد۔لندن

ہمارا دین، دین الٰہی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکمل بنا کر بھیجا ہوا ہے جس میں کسی قسم کے ترمیم اور اضافہ کی بالکل ضرورت نہیں ہے، سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔﴿**اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام ديناً**﴾ ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی، اور تمہارے لئے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کیا'' نبی کریم ﷺ نے امت کو آگاہ فرما دیا تھا کہ کوئی بھی شخص دین کے اندر نئے اعمال کا اضافہ نہ کرے۔

صحیح بخاری اور مسلم میں نقل کی ہوئی حدیث جس کے اندر حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا(**من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهورد**)''جو شخص ہمارے اس دین کے اندر نئی بات پیدا کرے جس کو کرنے کا ہم نے حکم نہیں دیا ہو وہ غیر مقبول ہے'' اور صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ جمعہ کے خطبہ کے اندر فرمایا کرتے تھے(**فان خير الحديث كتاب الله و خير الهدى هدى محمد** ﷺ **وشر الأمور محدثا تها و كل محدثة بدعة و كل بدعة ضلالة و كل ضلالة في النار**)''سب سے اچھی کتاب اللہ کی کتاب ہے، اور سب سے اچھی راہنمائی محمد ﷺ کی ہے اور سب سے برا کام دین کے اندر نئی بات پیدا کرنا ہے اور دین کے اندر ہر وہ بات جس کے کرنے کا ثبوت نہ ہو وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی والا شخص آگ میں ڈالا جائے گا'' متعدد آیات اور احادیث کی روشنی میں یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کیلئے پسند کیا ہوا دین ہر زمان و مکان کیلئے مکمل کر دیا تھا اور نبی کریم ﷺ کو اس وقت تک اپنے پاس نہیں بلایا تھا جب تک آپ ﷺ نے اس دین کو کماحقہ ہم تک نہیں پہنچا دیا تھا اور فرما دیا تھا کہ آج کے بعد اگر کوئی اس دین کی طرف نئے اقوال اور افعال منسوب کرے گا تو وہ اعمال بدعت اور عنداللہ نا قابل قبول ہوں گے۔

چاہے ان افعال اور اقوال کو دین کی طرف منسوب کرنے والا مخلص اور نیک نیت ہی کیوں نہ ہو۔لہذا تمام صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین نے بدعات وخرافات کی سختی سے تردید کی اور امت کو اس سے خبردار کرتے رہے۔ مگر آج مسلمانوں کی اکثریت ہندوانہ تہذیب سے متاثر ہو کر اپنے صاف ستھرے عقیدے کو ملیامیٹ کرنے پر تلی

ہوئی ہے، ہر موقعہ اور معاملہ پر کتاب وسنت سے انحراف کرنا ہمارا طریقہ کار اور شیوا بن چکا ہے، مثلاً ماہ رجب اور شعبان میں ہمارا طرزِ عمل خالص بدعات اور خرافات پر مشتمل ہوتا ہے اور ان مہینوں میں رسول اکرم ﷺ سے جو اعمال سنت کی شکل میں موجود ہیں ان کی جانب ہم توجہ نہیں کرتے۔ چنانچہ ماہ رجب میں مخصوص عبادتوں کا اضافہ جیسے جانور ذبح کرنا، عمرے کیلئے مکہ جانا، اعتکاف بیٹھنا اور صرف اسی ماہ زکوۃ کی ادائیگی کو ضروری سمجھنا، نیز ماہ شعبان میں شب برات کے نام پر مختلف خرافات اور رسوم کا انعقاد، ہندوؤں کی دیوالی کی طرح اس رات چراغاں کرنا، پٹاخے اور آتش بازی جلانا، اس رات قبروں کی زیارت اور مرادیں برلانے کیلئے نذر و نیاز مانگنا، اس رات اجتماعی طور پر جاگنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو وغیرہ لگا کر مُردہ روحوں کے استقبال کی تیاری کرنا وغیرہ، تمام اعمال بدعات وخرافات میں شامل ہیں جن کا قرآن وحدیث سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اور جو احادیث ان کے متعلق بیان کی جاتی ہیں وہ ضعیف ہیں یا موضوع ہیں مثال کے طور پر ترمذی کی ایک حدیث جس کو حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر سے گم پایا، چنانچہ میں آپؐ کو تلاش کرنے گھر سے نکل گئی تو آپؐ بقیع میں تھے، آپؐ نے فرمایا کہ تم کو خوف تھا کہ اللہ کے رسول تم پر ظلم کریں گے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اے اللہ کے رسولؐ میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپؐ کسی بیوی کے گھر چلے گئے ہوں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو پہلے آسمان پر اتر آتا ہے اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کے گناہ معاف کر دیتا ہے.......... یہ حدیث ضعیف اور نا قابل عمل ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے سنا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

دوسری حدیث جو سنن ابن ماجہ میں حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں شب آئے تو رات میں عبادت کرو اور دن میں روزے رکھو...... اس حدیث کے متعلق علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔ اس حدیث کی سند میں مذکور ایک شخص ابوبکر بن ابی سیرہ اپنی طرف سے احادیث بنایا کرتا تھا۔ ہاں ماہ شعبان میں کثرت سے روزے رکھنے کا ثبوت صحیح احادیث سے ملتا ہے، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ صرف ماہ رمضان میں مکمل روزے رکھتے تھے اور شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں نقل فرمایا ہے اور دوسری حدیث حضرت اسامہ بن زیدؓ کی ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے آپ کو (مضان

کے سوائے) اتنی کثرت سے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا جتنی کثرت سے آپ شعبان میں روزے رکھتے ہیں، آپؐ نے جواب دیا یہ ماہ رجب اور رمضان کے درمیان والا ماہ ہے، جس سے لوگ غافل ہیں۔اس ماہ میں انسانوں کے اعمال اللہ کے رو برو پیش کئے جاتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ کے سامنے پیش ہوں تو میں روزے کی حالت میں ہوں مگر آپ ﷺ نصف شعبان گزر جانے کے بعد روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

یہاں ہر مسلمان کو اپنی حقیقت اور اپنے مرتبہ سے واقف ہونا ضروری ہے کہ ہمارا کل کیا تھا اور آج کیا ہے۔ ہماری ایمانی حرارت کیسے سرد پڑگئی ہے اور ہماری دینی غیرت کہاں ناپید ہو چکی ہے؟ ہم کیوں شرک و بدعات وخرافات کے مجسمے بنتے نظر آرہے ہیں، کتاب وسنت سے محبت سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے کا جذبہ کیوں نابود ہوتا جارہا ہے۔کیا ہمارے اسلاف نے صرف تمسک بالکتاب والسنۃ کے بل پر قیصر وکسری جیسی طاقتوں کو پیروں تلے نہیں روندا تھا؟ مشرق ومغرب اور شمال وجنوب میں کتاب وسنت کا پرچم نہیں لہرایا تھا، کیا ہمارے رسول ﷺ ان کے صحابہؓ اور تابعینؒ نے اسلام کی خالص تعلیمات کو ہم تک نہیں پہنچایا تھا اور اس کی بقاء اور اس کے تحفظ کی ذمہ داری ہم پر نہیں چھوڑی تھی؟

افسوس! آج ہم کسی بھی مذہب اور کلچر کی راہوں کو بآسانی اپنی عادات وتقالید میں پیوست کر لیتے ہیں اور اس کو اپنا دینی جز سمجھ لیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج ہمارا معاشرہ اور ہمارا ماحول اپنی شناخت اور اوصاف حمیدہ سے عاری ہو کر تمام قسم کے عیوب کا حامل بن چکا ہے۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ جس قوم یا امت کے عقائد اور نظریات خراب ہو جائیں وہ کبھی بھی پھل پھول نہیں سکتی، مسلمان خالقِ حقیقی کے در کو چھوڑ کر کسی کام کے نہیں رہ سکتے، اگر وہ کثرت میں بھی ہوں گے، ان کا وجود برائے نام ہوگا، ان کا کوئی مقام یا عزت اور ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: (**لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله وسنتي**) ''اگر تم کتاب اللہ اور میری سنت کو مضبوطی سے پکڑو گے تو کبھی گمراہ اور برباد نہیں ہو گے''

آج ہم اگر تمام بدعات اور خرافات اور غیر اسلامی عقائد سے مجتنب ہوں تو ہم فرمان باری تعالیٰ کے مطابق باعزت اور سر بلند ہوتے (**أنتم الأعلون ان كنتم مؤمنين**) ''اگر تم مومن ہو گے تو سر بلند و باعزت بھی رہو گے'' آج اگر کوئی سوال کرے کہ مسلمان دنیا بھر میں بے عزت رسوا اور ذلیل وخوار اور برباد کیوں ہیں، ان کی گردنیں کیوں اڑائی جارہی ہیں اور کیوں امن وسکون کی نعمت سے محرومی، کمزوری اور تنگدستی، جاہلیت اور پسماندگی ان کا مقدر بن گئی ہے تو اس کا جواب صرف یہی ہے کہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے منحرف ہو چکے ہیں۔